77

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ ہجرت۔ آج ۵ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ آج حضور نے دو گھنٹے آٹھ منٹ تک ۱۶ اصحاب کو شرف ملاقات بخشا ملاقات کرنے والوں میں جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ ناظم صاحب تجارت دو غیر احمدی اصحاب نیز انچارج صاحب تحریک جدید تھے۔ جنہوں نے متعلقہ کارکنوں کے ہمراہ حاضر ہو کر تحریک جدید کا بجٹ پیش کیا۔ اور ایک گھنٹہ تئیس منٹ تک مشورہ حاصل کرتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی ٹانگ میں کسی قدر افاقہ محسوس ہوتا ہے لیکن بازو ابھی تک ویسا ہی ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں؛

جلد ۳۴ | ۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۲ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۲۰

خطبہ جمعہ

ہندوستان میں تغیرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کی جائے

آج جو لوگ احمدیت کے لئے ہر ممکن قربانی کرینگے خدا تعالےٰ انہیں گھاٹے میں نہیں رکھیگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء

مرتبہ: مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں بہت سے انبیاء آئے ہیں ان میں سے بعض کے تھوڑے یا بہت حالات موجود ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام

ایسے زمانہ میں آئے۔ جبکہ حکومتیں اور بادشاہتیں نہیں تھیں۔ اس لئے قرآن کریم میں ان کے متعلق یہ ذکر تو نہیں آتا۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں نے انکو تکلیفیں اور اذیتیں دیں۔ مگر یہ ذکر ضرور آتا ہے کہ ان کے خلاف دوسرے لوگوں کے دلوں میں غم وغصہ پیدا ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک دشمنیاں اور بغض نکالنے کا

جبری طریق

ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اس لئے لوگ ان کو کوئی ایذا نہ دے سکے۔ لوگ یہ تو چاہتے تھے۔ کہ آدمؑ تباہ وبرباد ہو جائے۔ لوگ یہ تو چاہتے تھے۔ کہ آدمؑ پر تباہی وبربادی نازل ہو۔ مگر یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ اس کو کس طرح تباہ وبرباد کریں چونکہ وہ منظم نہیں تھے۔ اس لئے وہ جانتے نہیں تھے۔ کہ اپنے غصہ کو کس طرح نکالیں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو کس طرح برباد کریں۔ انہوں نے اپنے جوش نکالنے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے

صلح اور دھوکہ دہی

سے کام لیا۔ اور اس مقام سے ان کو نکال دیا۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے ان کو قائم کیا تھا۔ گویا سوائے دھوکہ دہی اور فریب دہی کے کوئی اور ذریعہ اختیار نہ کر سکے۔ اور اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ ان میں کوئی منظم بادشاہت نہ تھی۔ اس لئے ان کا دماغ اس طرف جا ہی نہ سکتا تھا۔ کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو قتل کردیں۔ یا پھانسی پر لٹکا دیں یا قید کردیں۔ چونکہ یہ طریقے ان کو معلوم ہی نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے وہ طریقے اختیار کئے۔ جو ماتحت یا برابر کے لوگ اختیار کیا کرتے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام

کے زمانے میں لوگوں کی حالت بہت کچھ بدل چکی تھی۔ اور وہ اس حد تک ترقی کر چکے تھے۔ کہ ان میں قبائل بندی پیدا ہو چکی تھی۔ اور وہ جتھہ بندی کرکے لٹھ بازی کر لیتے تھے۔ اور تکلیفیں اور مصیبتیں دینے کی جرأت اور طاقت ان میں پیدا ہو چکی تھی۔ مگر ابھی تک کوئی منظم حکومت یا بادشاہت ان کے اندر بھی موجود نہ تھی۔ اور ان میں کوئی ایسا نظام نہ تھا۔ کہ وہ لوگوں کو

پھانسی یا قتل کی سزا دیں

یا کسی کو قید کردیں۔ اگر وہ کسی کو تکلیف دینا چاہتے تو لٹھ بازی اور پتھراؤ سے کام لیتے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے بعد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ

آیا۔ اس وقت حکومتیں قائم ہو چکی تھیں اور جماعتیں منظم ہو چکی تھیں۔ اگر کسی کو کسی شخص کے خلاف غصہ پیدا ہوتا تھا۔ تو وہ اسے حکومت کے ذریعہ سزا دلوانے کی کوشش کرتا تھا۔ جیسا کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تو ہمارے بتوں کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ ہم تمہارے خلاف حکومت سے فریاد کریں گے چنانچہ ان لوگوں نے حکومت کے پاس حضرت ابراہیمؑ کے خلاف شکایت کی۔ اور حکومت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید میں ڈالدیا۔ اور پھر فیصلہ ہوا کہ آپ کو آگ میں ڈال کر جلا دیا جائے۔ اس وقت

قانون کا پنجہ

اس قدر مضبوط ہو چکا تھا۔ کہ وہ افراد کو سزا دینے سے ذرا بھی نہ جھجکتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جیسے آج کل حکومت کے جج بالکل نڈر ہو کر پھانسی کا حکم سنا دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمیں مارنے کی کسی میں طاقت نہیں بہرحال یہ سلسلہ ترقی کرتا گیا۔ اور مخالفتیں بھی نئی نئی شکلیں اختیار کرتی گئیں۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

مخالفت کا دور اور بھی بڑھ گیا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو بہت دردناک تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کو شیروں کے آگے ڈالدیا گیا۔ اور بنی اسرائیل میں سے بعض کے سروں پر آرے رکھ کر ان کو چیر دیا گیا۔ جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت مسیح علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ دشمنوں نے آپ کو صلیب پر لٹکا دیا۔ اور آپ کے خلفاء اور صحابہ میں سے بھی بعض کو قتل کیا۔ اور بعض کو صلیب پر لٹکا دیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا زمانہ آیا اور مخالفت اپنے پورے زور کے ساتھ نمودار ہوئی۔ کئی صحابہ قتل کئے گئے۔ بعض کا مثلہ کیا گیا۔ کئی ایک کو اس طرح شہید کیا گیا۔ کہ دو اونٹوں سے ان کی ٹانگیں باندھ کر ان اونٹوں کو مختلف جہات میں دوڑایا گیا۔ اور اس طرح چیر کر ان کو دو ٹکڑے کر دیا گیا عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر ان کو مار دیا گیا۔ بعض صحابہ رضؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا۔ بعض کو سخت پتھروں والی زمین پر گھسیٹا گیا۔ بعض کے سینوں پر جوتوں سمیت ناچا گیا۔ غرض وہ تمام قسم کی مصیبتیں اور اذیتیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں ان کے دشمنوں نے ان کو دیں وہ سب رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ میں جمع ہو گئیں۔ پس زمانہ کے بدلنے کے ساتھ تکالیف کا رنگ بھی بدلتا چلا جاتا ہے۔

ہمارے زمانہ میں

چونکہ غیر حکومت تھی۔ اور وہ ظالم کے ہاتھ کو بہت حد تک روکتی تھی۔ اس لئے لوگ براہِ راست ہم پر مظالم نہیں کرسکے۔ لیکن جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں نے حکومت کے ذریعہ ان پر اور ان کے صحابہ پر مظالم کئے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں نے آپ کو

حکومت کے ذریعہ دکھ دینے کی کوشش

کی۔ جلسوں میں آپ کے خلاف شور مچایا گیا۔ آپ کے خلاف قتل کی سازشوں کا الزام لگایا گیا۔ آپ پر قتل کے جھوٹے مقدمات کئے گئے۔ حکومت کو آپ سے بدظن کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ کہ یہ شخص ملک میں فساد ڈلوانے کی نیت رکھتا ہے۔ اور ملک کے امن کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ غرض بہت سی جھوٹی رپورٹیں کرکے حکومت کے ذریعے آپ کو تکالیف میں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اور ہندوستان سے باہر جہاں انگریزوں کی حکومت نہ تھی۔ ہمارے کئی آدمی قتل کئے گئے۔ اور نہایت بے دردی سے سنگسار کئے گئے۔ ہندوستان میں

ہماری جماعت کی حالت

پہلے نبیوں کی جماعتوں سے مختلف ہے۔ اگر ہماری جماعت کو ان مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جن مصائب کا پہلے انبیاء کی جماعتوں کو سامنا کرنا پڑا۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہمارے مخالفین کو ہمارے خلاف غصہ کم تھا۔ بلکہ اس لئے کہ ان میں طاقت نہیں تھی۔ کہ وہ ہم پر براہِ راست مظالم کرسکتے۔ کیونکہ ایک اجنبی حکومت ہمارے ملک پر حکمران تھی۔ اس لئے وہ اپنے غصہ کا اس رنگ میں اظہار نہیں کرسکتے تھے۔ لیکن

اسی زمانہ میں

ہندوستان کے پہلو میں افغانستان نے متواتر ہمارے کئی آدمیوں کو مارا۔ مصر میں ہمارے ایک احمدی کے گھر کو اس کے دشمنوں نے آگ لگادی۔ اور اسے قسم قسم کے دکھ دیئے۔ اور اسی زمانہ میں دوسرے ممالک میں ہمارے مبلغین پر کئی قسم کے مظالم توڑے گئے۔ روس میں ہمارے مبلغین کو مارا پیٹا گیا۔ اور انہیں زنجیروں سے قید کر کے کئی قسم کے مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ لیکن باوجود اس کے ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ بڑھتی چلی گئی۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ مخالفت نے ہمارے قدم کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہو۔ آج ہماری جماعت کو قائم ہوئے ستاون سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصے میں ہماری جماعت

روز بروز زیادہ ترقی

کرتی چلی گئی۔ احرار کے فتنہ کے موقعہ پر مخالفین کی طرف سے انتہائی زور لگایا گیا۔ کہ ہماری جماعت کو نیست و نابود کیا جائے۔ اور گورنمنٹ کے افسروں نے بھی ان کی مدد کی۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہمیں نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اس کے بعد مصری کا فتنہ کھڑا ہوا۔ گورنمنٹ کے افسروں نے اسکی مدد کی۔ اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی۔ چونکہ حکومت کے افسر بھی آخر انسان ہوتے ہیں۔ اس لئے دوسروں کے ورغلانے میں آجاتے ہیں۔ لیکن یہ تمام حوادث ہمارے قدم میں ذرا ٭ بھی لغزش پیدا نہ کرسکے۔ بلکہ ہمارا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف ہی اٹھا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۱ ماہ ہجرت مطابق ۲۱ مئی ۱۹۴۶ء

جماعت احمدیہ دہلی کے متعلق رؤیا

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں حضور نے جماعت احمدیہ دہلی کے متعلق ایک تازہ رؤیا سناتے ہوئے فرمایا۔ اس کا ابتدائی حصہ منذر معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس میں جو نام آئے ہیں وہ مبشر ہیں۔ نیز آخری حصہ بھی مبشر ہے۔ تعبیر کرتے ہوئے فرمایا ممکن ہے اس میں بعض لوگوں کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یا یہ ہوسکتا ہے کہ کسی وقت کچھ لوگ شرارت کے طور پر جماعت میں آکر یا دوسرے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں

کلام الٰہی کا کمال

فرمایا۔ آج قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت ایک آیت سے عجیب لطف محسوس ہوا۔ دشمن کہتا ہے قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ہم تو اسے خدا تعالےٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چونکہ سب کچھ جانتا ہے۔ اس لئے وہ گذشتہ یا آئندہ کی جو بات چاہے بتا سکتا ہے۔ لیکن اگر قرآن کریم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلام قرار دیا جائے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کے ادبی کمال کی انتہا ہے۔ میں وہ مقام پڑھ رہا تھا۔ جہاں ان ساحروں کا ذکر ہے۔ جنہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا۔ اس وقت ساحروں نے جو بات کہی۔ اس کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ کہ

قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (الشعراء - ۴۵) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلام ہے۔ سوچیں کہ یہ جو بعینہٖ وہ فقرہ کہا گیا ہے۔ جو اپنا کمال دکھاتے ہوئے مداری کہا کرتے ہیں۔ یہ کس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بتایا۔ میں نے عرب کی تاریخ کا بڑا مطالعہ کیا ہے۔ ہتھکنڈے کرنے والوں کا کہیں نام و نشان عرب میں نہیں ملتا۔ وہ مصر اور ہندوستان وغیرہ میں پائے جاتے تھے۔ مگر وہاں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گئے نہ تھے۔ پس اگر آپؐ کو یہ خدا تعالےٰ نے نہیں بتایا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود کہا۔ تو یہ آپؐ کا اتنا بڑا کمال ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ کیونکہ یہ بعینہٖ اسی رنگ کا فقرہ ہے۔ جو یہ لوگ اب بھی کہتے ہیں۔ ادھر تو وہ خدا تعالیٰ کے نبی پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ خدائی پر غالب آجائیں گے اور ادھر جس کی خاطر تماشا دکھا رہے ہیں یعنی فرعون۔ اس کی تعریف کرتے جاتے ہیں۔ کہ یہ آپ کے اقبال سے ہو جائیگا۔ تاکہ کچھ زیادہ پیسے ملیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ فرعون کی عزت سے ہم غالب آجائیں گے۔ اور اب بھی یہ لوگ جس کی خاطر ہتھکنڈے کرتے ہیں۔ اس کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ آپ کے اقبال سے ہم یہ کر دینگے وہ کر دینگے۔ اقبال کا لفظ عزت کا ہی ترجمہ ہے۔ گویا یہ فقرہ ہندوستان کے مداریوں سے سنکر کہا گیا۔

دوسرا خیال یہ آیت پڑھتے ہوئے یہ آیا۔ کہ انبیاء کی ابتدائی حالت بھی کتنی کمزور ہوتی ہے۔ حضرت موسےٰ خدا تعالےٰ کے نبی کی حیثیت سے فرعون کو تبلیغ کرنے جاتے ہیں۔ مگر وہ انہیں اتنا حقیر قرار دیتا ہے کہ ان کے مقابلہ کے لئے مداریوں کو بلا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ مگر کجا وہ وقت اور کجا یہ کہ آج حضرت موسےٰ کی امت کو دنیا میں اتنی طاقت حاصل ہے۔ کہ بڑی بڑی سلطنتیں ان کی ناراضگی سے ڈرتی ہیں۔ فرعون نے اس وقت تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے مداری بلائے تھے۔ اور حضرت موسیٰ نے یہ سمجھ کر ان کا مقابلہ کیا۔ کہ عام لوگوں پر بُرا اثر نہ پڑے۔ لیکن اگر اب فرعون ہو تو وہ اپنے آپ کو حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں بندر سے بھی زیادہ ذلیل سمجھنے لگے۔

رہا۔ اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے

اس ذکر پر کہ ایک زود نویسی سیکھنے والے کے بازو میں لرزش پیدا ہوگئی ہے فرمایا عجیب بات ہے۔ نئی پود بجائے پہلے لوگوں سے مضبوط ہونے کے کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت اور بعد میں بھی کام کرنے والوں [illegible] کی طاقت کم ہوتی مگر کام کرنے کا جوش بے حد پایا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود و مستورات کو کوئی کام ...

ہماری جماعت کا تین چار ہزار کے قریب مربع

ہے۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ اس میں سے ایک ہزار مربع میں گندم بوئی گئی تھی۔ اور دس من فی ایکڑ اوسط رکھ لی جائے۔ تو اڑھائی لاکھ من گندم ہو جاتی ہے۔ اگر سو من پر ایک من غلہ لیا جائے۔ تو اڑھائی ہزار من گندم ہمیں مربعہ والے زمینداروں سے نہائت آسانی کے ساتھ مل سکتی ہے۔ اور یہ گندم

قادیان کے غربا کے لئے

کافی ہے۔ ہمیں چھوٹے زمینداروں پر بوجھ ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ زمینداروں نے اس تحریک میں بہت کم حصہ لیا ہے اور زمینداروں کی نسبت شہریوں نے بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔ شائد اس لئے کہ شہریوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ اور تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ حقیقت کو جلدی سمجھ جاتے ہیں۔ اور انہیں

غریبوں کی تکلیف کا بہت احساس

ہوتا ہے۔ پس میں اس سال زمینداروں کو خصوصاً تحریک کرتا ہوں کہ وہ پہلے کی نسبت غریبوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کریں۔ زمینداروں کے سوا دوسرے دوستوں کو بھی پوری توجہ کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ جو لوگ بازار سے گندم خرید کر کھاتے ہیں۔ ان کے لئے میں نے ان کے گھر کے سالانہ خرچ پر

چالیس من پر ایک من

کا چندہ رکھا ہے۔ یعنی جو شخص اپنے گھر کے سالانہ خرچ کے لئے چالیس من گندم خریدے۔ وہ ایک من غرباء کے لئے دے۔ اور جو شخص بیس من خریدے وہ بیس سیر دے۔ اور جو شخص دس من خریدے وہ دس سیر دے۔ اور اگر وہ سالانہ خرچ کے برابر نہ خریدے۔ تب بھی اسے اپنے ایک سال کے غلہ کے خرچ کے مطابق

چالیسواں حصہ

دینا چاہیئے۔ چالیسواں حصہ دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم چالیس دن میں سے ایک دن اپنے بھائی کے لئے فاقہ کرتے ہو۔ کیا یہ بہتر ہے۔ کہ تم چالیس دنوں میں سے ایک دن فاقہ کرو۔ یا یہ بہتر ہے۔ کہ تم خود چالیس دن کھاؤ۔ لیکن تمہارا بھائی چالیس دن فاقہ کرے۔ میرے نزدیک تمہارا چالیسواں حصہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے دینا کوئی قربانی نہیں۔ بلکہ یہ تو

لہو لگا کر شہیدوں میں

داخل ہونے کے مترادف ہے۔ تم اپنے اس طریق سے خدا تعالیٰ کے غضب کو دور کرو گے۔ اس کی رحمت کو اپنی طرف کھینچ سکو گے۔ ایک بات میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں۔ لیکن ان کو غلے کی ضرورت کم ہو۔ وہ اس بات کا خیال نہ کریں۔ کہ ہم نے چونکہ تھوڑا غلہ خریدا ہے۔ اس لئے ہم اس کا چالیسواں حصہ ہی دیں گے۔ بلکہ ان کو اپنی آمدنی کے مطابق غرباء کے لئے

گندم دینی چاہیئے

اسی طرح میں

عورتوں پر بھی ذمہ واری

ڈالتا ہوں۔ کہ وہ گندم بچانے کی کوشش کریں۔ اگر عورتیں گندم بچانے کی کوشش کریں۔ تو بہت کچھ بچا سکتی ہیں۔ بعض دفعہ گھر میں پھلکے موجود ہوتے ہیں۔ لیکن خاوند کو خوش کرنے کے لئے عورت کہتی ہے کہ میں ابھی آپ کو دو گرم گرم پھلکے پکا دیتی ہوں۔ اسی طرح اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اگر ان کا خیال رکھیں۔ اور عورتیں کفایت شعاری سے کام لیں تو اخراجات کو کم کر کے اپنے لئے ثواب کا موقع پیدا کر سکتی ہیں۔ اور اپنی طرف سے اس تحریک میں حصہ لے سکتی ہیں۔ میں کئی سال سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ اور اس سال پھر اس خطبہ کے ذریعہ سے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

یہ مصیبت کا سال ہے

ایسا نہ ہو کہ ان کے غریب بھائی فاقوں سے بے حال ہو جائیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ مصیبت کے وقت جو لوگ اپنا مال دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ انہی کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے قرب کی راہیں کھولتا ہے۔ جب ایک طرف تکلیف اور مصیبت کے دروازے کھلتے ہیں تو دوسری طرف

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے

کھلتے ہیں۔ پس کوشش کرو کہ ان مصیبت کے ایام میں تم اللہ تعالےٰ کی رحمت کو زیادہ سے زیادہ جذب کر سکو۔ زمینداروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے لئے

ثواب حاصل کرنے کا خاص موقع

پیدا ہوا ہے۔ انہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لائلپور۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ منٹگمری ملتان اور سندھ کے زمیندار خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے یہ آسانیاں پیدا کی ہیں کہ ان کو نہروں سے پانی ملتا ہے اور ان کی فصلوں میں بارش کے نہ ہونے سے کوئی خاص کمی نہیں ہوتی وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ

اللہ تعالےٰ کا شکر

ادا کرتے ہوئے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کریں۔

سو۱۰۰ میں سے ایک من کی شرط تو میں نے چھوٹے زمینداروں کے لئے رکھی ہے۔ اور جو بڑے زمیندار ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے رستے میں اپنی توفیق کے مطابق حصہ لیں۔ بڑے بڑے زمیندار جن کی گندم ہزار دو ہزار یا چار ہزار من یا دس ہزار من ہوئی ہے ان کے لئے

سو من پر ایک من دے دینا

کوئی قربانی نہیں۔ جو شخص دس ہزار من غلہ فروخت کرتا ہے اس کو اتنا روپیہ آتا ہے جو اس کی ضرورتوں سے بہرحال زیادہ ہوتا ہے۔ جب اس کو روپیہ زیادہ آتا ہے تو اس کو قربانی بھی اپنی حیثیت کے مطابق کرنی چاہیئے۔ سو من میں سے ایک من کی شرط تو چھوٹے زمینداروں کے لئے ہے۔ دراصل چھوٹے زمیندار کو بہت ہی کم بچتا ہے۔ کیونکہ اس نے گندم میں سے کمیں کو بھی دینا ہوتا ہے۔ اس کی گندم میں اس کے بیلوں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ اور اس میں سے اس نے گورنمنٹ کو بھی کچھ دینا ہوتا ہے۔ دراصل اسے سو من میں سے صرف چالیس من ہی بچتا ہے۔ پس گندم خریدنے والے سے سو من والے زمیندار کی حالت اچھی نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں

اگر ہماری جماعت اپنی ذمہ واری کو سمجھے

تو پانچ چھ ہزار من غلہ بغیر کسی تکلیف کے جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تک جو غلہ غرباء کے لئے جمع ہوتا ہے اس کی اوسط پندرہ سو من ہوتی ہے اس

پندرہ سو من

میں سے تین سو من تو ہمارے خاندان کا ہی ہوتا ہے۔ اور باقی بارہ سو من ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک اور کراچی سے لے کر پشاور تک تمام جماعت کا ہوتا ہے۔ کتنی قلیل مقدار ہے جو جماعت کی طرف سے دی جاتی ہے۔ حالانکہ بہت سے گھروں میں مائیں اپنے بچوں کو کھلونوں کی جگہ آٹے کی گڑیاں بنا کر کھیلنے کے لئے دیدیتی ہیں۔ اگر وہ

گڑیوں والا آٹا

ہی جمع کیا جائے۔ تو کئی سو آدمیوں کی جان بچ سکتی ہے جو روٹی نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے درد ہو۔ درد کے بغیر انسان کوئی چھوٹی سے چھوٹی قربانی بھی نہیں کر سکتا۔ پس

اگر تم حقیقی مسلم ہو

اور اسلام کے لئے درد رکھتے ہو۔ تو تمہیں اسلام کے مفہوم کو ہر وقت اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اسلام کے معنے ہیں اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دینا اور اس کے بندوں پر رحم کرنا لیکن وہ تمام لوگ جو اپنے نفس کو خدا تعالےٰ کے سپرد نہیں کرتے وہ مسلم کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسی طرح وہ تمام لوگ جو خدا تعالےٰ کے بندوں پر رحم نہیں کرتے۔ وہ مسلم کہلانے کے مستحق نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں

برعکس نہند نام زنگی کافور

بھلا حبشی کا نام کافور رکھنے سے کیا بنتا ہے اسی طرح کئی آدمیوں کا نام سوہنا ہوتا ہے۔ لیکن شکل دیکھو تو آنکھیں بند کرنے کو

جی چاہتا ہے۔ پس، مسلم کہلانے سے کوئی شخص مسلم نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کے سپرد نہیں کرتا اور اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی بدصورت انسان ہو اور اس کا نام حسین رکھ لیا جائے۔ کیا اس کا نام حسین رکھنے سے واقعہ میں وہ حسین ہو جائیگا۔ مسلم نام اس شخص کا ہے۔ جو کلی طور پر اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اور کلی طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول رہے۔ اگر آج اس میں تھوڑی طاقت ہے۔ تو وہ احمدیوں کی خدمت کرے۔ اور اگر کل اسے زیادہ طاقت اور توفیق ملے۔ تو وہ دوسروں کی بھی خدمت کرے۔ اور جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور زیادہ طاقت حاصل ہو جائے۔ تو وہ ساری دنیا پر احسان کرے۔ اور ساری دنیا سے عدل و انصاف کا معاملہ کرے۔ اور اس زمین پر اَنْ داتا بن جائے۔

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ وہ بھی ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ بھی اپنے اندر رحمٰن اور رحیم کی صفت پیدا کرے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حقیقی مسلم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خاتمہ مسلم ہونے کی حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو تقویت دے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہمارے آپس کے تعلقات برادرانہ اور مخلصانہ ہوں۔ اور ہم ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات رکھیں۔ اور ہم اپنے نفس کی قربانی کرنے والے ہوں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہو سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

کارخانہ کشید روغن کے اجراء کی تجویز

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بعض تجاویز کے ماتحت جن کارخانوں کے کھولنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا کارخانہ جس کے کھولنے کا فیصلہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ وہ کشید تیل کا کارخانہ ہے۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور سر دست پانچ لاکھ روپیہ کے حصے فروخت کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں سے کمپنی کے اجراء کے بعد ۳ لاکھ روپیہ ایک سال کے اندر اندر مختلف اقساط میں جمع کیا جائے گا اب تک بہت سے احباب کی طرف سے ایک کثیر رقم کے وعدے آ چکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے حصص خریدنے ہوں۔ وہ اس دفتر کو اپنے عندیہ سے اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کتنے روپیہ کے حصص خریدنا چاہتے ہیں۔ تا کہ ان کے نام درج کر لئے جائیں۔ اور بعد میں مقررہ رقم کے ختم ہو جانے پر ان کو مایوسی نہ ہو۔ امید ہے احباب اس میں تاخیر نہ کریں گے۔ ناظم تجارت قادیان

برائے طلبہ دینیات کلاس نمبر ۲

دینیات کلاس نمبر ۲ میں شامل ہونے کے لئے بیرونجات سے آنے والے طلبہ کی رہائش کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں کیا گیا ہے۔ تمام طلبہ ۲۴ مئی کی شام کو وہاں تشریف لے آئیں۔ نیز ۲۴ مئی کو عشا کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں خاکسار سے ملیں۔ جہاں ان کو ضروری ہدایات دی جائیں گی۔ یہ کلاس ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانوں میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے کھولی گئی ہے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

امریکہ میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن کی رپورٹ ۱۵ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

کلیولینڈ میں احمدی جماعتوں کا نمائندہ جلسہ تحریک جدید کے مخلصانہ وعدے تین نئے احمدی

مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نمائندہ الفضل مقیم شکاگو کے قلم سے

گیارہ سو روپیہ کے وعدے

گذشتہ رپورٹ میں شکاگو میں نمائندگان جماعتہائے امریکہ کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسی طرح کا ایک جلسہ گذشتہ اتوار کو کلیولینڈ میں منعقد ہوا۔ کلیولینڈ شکاگو سے کوئی چار سو میل دور ہے۔ اس لئے یہاں کی قریب کی بعض جماعتوں مثلاً ینگس ٹاؤن اور بالٹی مور کے نمائندگان شکاگو نہ آ سکے تھے۔ جو یہاں جمع ہو گئے۔ الحمدللہ کہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ بعض غیر مسلم بھی آئے۔ نمائندگان کی استقبالیہ تقاریر کے بعد محترم و مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جن میں جماعتوں کو تربیت اور عملی پہلو اور قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ بفضلہ تعالیٰ اختتام جلسہ پر تحریک جدید کے بارھویں سال کے سلسلے میں کلیولینڈ کی جماعت نے تین سو پچاس ڈالر یعنی قریباً ۱۱۶۶ روپے کے وعدے کئے۔ تین دوستوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ ہمارے دوست سید عبد الرحمٰن صاحب کا وعدہ کلیولینڈ کے موجودہ وعدوں کے علاوہ ہے۔ جو وہ اس سے قبل نقد ادا کر چکے ہیں۔ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ ڈیٹن اور پٹس برگ کے احباب بھی جو پہلے شکاگو کے جلسے میں شامل ہو چکے تھے۔ اس جلسے میں شریک ہوئے۔ جماعتیں اس امر کی بہت خواہشمند ہیں۔ کہ یہاں پر مرکز سے اتنے واقفین پہنچ جائیں۔ جو ان مقامات میں مستقل قیام کر کے انہیں دینی تعلیم دیں۔ اور اسلامی مسائل سے پوری واقفیت کرائیں۔

ڈاکٹر زویمر اور دوسرے عیسائی مشنری ہمارے دفتر میں

ہمارا دفتر اگرچہ نسبتاً چھوٹا ہے۔ مگر بفضلہ تعالیٰ شکاگو کے مشہور ترین حصہ میں ہونے کی وجہ سے اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت موزوں ہے۔ عیسائی دنیا کے مشہور ترین پادریوں میں سے ڈاکٹر زویمر ہیں۔ جو اس وقت اسلام کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے ہیں۔ اور ایک سہ ماہی رسالہ نیویارک سے مسلم ورلڈ کے نام سے نکالتے ہیں۔ کل اچانک ہمارے دفتر میں آئے۔ ڈاکٹر زویمر اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ کوئی اسّی سال کے قریب عمر ہو گی۔ مگر اب بھی عیسائیت کی نمائندگی اسلام کے مقابلے میں کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان کی نئی بیوی ان کے ساتھ تھی۔ بہت دیر تک دلچسپ مذہبی گفتگو کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے وہ صوفی صاحب کی علمی وقعت اور امریکہ میں ہمارے رسالہ کی ادارتی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔ اس سے قبل ریورینڈ ایچ۔ این۔ ہاٹ (H. Raynhaut) ایک اور عیسائی مشنری بھی دفتر میں آئے۔ اور صوفی صاحب سے مذہبی گفتگو کرتے رہے۔

تعلیم و تربیت

شکاگو میں اب خدا کے فضل سے ہفتہ میں تین اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ ایک اجلاس تو تعلیمی ہوتا ہے۔ جس میں دوستوں کو یسرنا القرآن اور قرآن کریم کے اسباق دئے جاتے ہیں۔ دوسرا تبلیغی جس میں خدام الاحمدیہ مسائل اسلام پر تقاریر کرتے ہیں۔ ان تقاریر کی تیاری میں ان کی مدد کی جاتی ہے اور پھر تقاریر کے بعد انہی مسائل پر زیادہ تفصیلی تقریر کی جاتی ہے۔ تیسرے اجلاس میں تربیتی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ آج کل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا اس اجلاس میں درس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سن رائز سے حضور کا خطبہ اور الفضل سے دارالامان کی اور سلسلے کی ضروری خبریں سنائی جاتی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ دوست ذوق و شوق سے ان اجلاس میں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ چونکہ خاکسار اپنی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے دوسری مساعی میں زیادہ حصہ نہیں لے سکتا۔ اس لئے صوفی صاحب نے شکاگو مشن کا کام میرے سپرد فرمایا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

79

احمدیہ لٹریچر اور اغیار

یہ حقیقت ہے کہ عیسائیوں کا باخبر حلقہ احمدیت کے دلائل اور احمدیت کی تبلیغی مساعی اور سلسلے کے مدلّل اور مُسکت لٹریچر کی اہمیت سے مرعوب ہے۔ رسالہ قبر مسیحؑ کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ پہلا ایڈیشن سولہ صفحے کا تھا۔ اب قریباً پچاس صفحے میں چھپ رہا ہے۔ پہلے ایڈیشن پر ریویو کرتے ہوئے ڈاکٹر زویمر نے رسالہ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں لکھا تھا:۔

" واقعہ میں اگر یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور مردوں میں سے دوبارہ جی نہیں اٹھے تو عیسائیت کا دل نکل جاتا ہے رسالہ مذکور میں لکھا ہے کہ اگر یہ واقعہ صلیب جھوٹ ہے تو اس بات کا کیا جواب ہے کہ عیسائیت کے ذریعہ اس قدر بھلائی دنیا میں پھیلی۔ کیا ایک جھوٹا عقیدہ اسقدر بھلائی پھیلا سکتا ہے۔ مگر عیسائی تبصرہ نگار کا یہ خیال کہ عقیدہ کفارہ نے دنیا کو کوئی بھلائی دی بالکل بودا اور بلا ثبوت ہے۔ اس بھیانک خیال نے دنیا کو صرف نقصان ہی نقصان پہنچایا ہے وہ فائدہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سچی تعلیم سے دنیا کو ملا۔ اُسے عقیدہ کفارہ کی طرف منسوب کرنا محض دھوکہ دہی ہے۔ انبیاء جو تعلیم ازلی سرچشمۂ صداقت سے دیتے ہیں وہ تو بے شک فائدہ بخش ہوگی۔ اور قرآن کریم نے اُن "کتب قیمہ" کی تعلیموں کا جامع احاطہ کیا ہے۔ مگر عقیدہ کفارہ سے کسی فائدہ کا امکان دعویٰ بلا دلیل ہے۔

کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا مسودہ پروفیسر چارلس بریڈن جو نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کی مشہور شخصیت ہے نے دیکھا ہے۔ یہ وہی یونیورسٹی ہے جس میں خاکسار کا داخلہ ہوا ہے۔ پروفیسر بریڈن رسالہ مذکور پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" صوفی صاحب نے کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں مزید مواد جمع کر کے اپنے دعویٰ کو مزید ٹھوس طاقت پہنچائی ہے یسوع مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان اور تبت کے سفر پر مزید روشنی ڈالنے کے علاوہ بعض بدھ ازم کے ماخذوں کو بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے کہ بدھ ازم اور عیسوی تعلیم کی مشابہت اس امر کی دلیل ہے کہ بدھ ازم حضرت یسوع مسیح کی تعلیم کی ہی دوسری شکل ہے دیکھنا یہ ہے کہ اب بدھ عالم اس کے متعلق کیا کہتے ہیں "

پروفیسر بریڈن تاریخ ادیان کے پروفیسر ہیں۔ آپ کا ایک مضمون "بائیبل کے متعلق بعض موجودہ مسلمانوں کا نقطہ نظر" کے عنوان سے پینسلوینیا امریکہ کے رسالہ "کروزر کوارٹرلی" میں گذشتہ جولائی میں چھپا تھا۔ اس رسالہ نے اب اس کو الگ پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کر دیا ہے۔ جس سے مضمون کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اس مضمون میں صوفی صاحب کی کتاب لائف آف محمدؐ میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کے حصے پر خاص طور پر توجہ کی ہے۔ اسی موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور جناب مولوی محمد دین صاحب سابق مبلغ امریکہ کے مضامین بھی چھپ چکے ہیں۔ رسالہ مذکورہ میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے نقطۂ نگاہ کو اپنے الفاظ میں بیان کر کے لکھا ہے کہ یہ امر دلچسپی کا موجب ہوگا کہ عیسائیت کا وہ طبقہ جو انجیل کو لفظاً صحیح سمجھتا ہے ان دلائل کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔

کولمبیا یونیورسٹی کے رسالہ دی ریویو آف ریلیجن نے اپنی تازہ اشاعت ماہ مارچ ۱۹۴۶ء میں "Among The Periodicals" کے مستقل عنوان کے ماتحت آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کتاب "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد" کا ذکر کیا ہے جو رسالہ مسلم سن رائز کی دو قسطوں میں شائع کی گئی ہے۔

اعلان

دفتر بیت المال میں کچھ انسپکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جن کی صحت اچھی ہو۔ اور پڑتال حسابات کے علاوہ تربیت وغیرہ کا کام بھی کر سکتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی عہدیداران نظارت بیت المال ارسال کریں۔

ناظر بیت المال

نتیجہ امتحان کتاب ـــــ شہادۃ القرآن

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۴ ماہ شہادت کو سال رواں کا پہلا امتحان ہوا۔ جس میں کل ۱۳۷ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۲۳ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ قریباً ۹۲ فیصدی رہا۔ اول اور دوئم رہنے والی ممبرات علی الترتیب محترمہ امۃ الحق صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الکریم صاحب خالد دوئم رہنے والی محترمہ حمیدہ خانم بنت ڈاکٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپور رہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ یہ نمایاں کامیابی ان کے لئے دین و دنیا میں خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ انعامات عنقریب بھیج دئیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

ہندوستان میں باوجود ۲۱۰ مقام لجنہ قائم ہونے کے امتحان میں صرف ۲۱ جگہ کی لجنات نے شرکت کی ہے۔ یوں امتحان دینے والی خواتین کی تعداد بھی نہایت قلیل تھی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کی خواتین کی یہ رفتار بہت قابل افسوس ہے۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ کم سے کم ۵۰۰ ممبرات شامل ہوتیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعتی ترقی کے لئے احمدی خواتین کی علمی ترقی از حد ضروری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ امتحانات میں تمام لجنات پوری کوشش سے شرکت فرمایا کریں گی۔ دوسرا امتحان ماہ جولائی میں ہوگا۔ کتاب کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ امۃ اللہ خورشید

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
حلقہ مسجد مبارک	۱۰۰	امۃ الوہاب صاحبہ	۳۸	مبلغہ کلاس	
نورجہاں بیگم	۴۳	زینب زہرہ	۶۹	محمدہ بیگم	۴۹
سیدہ مبشرہ بیگم	۴۶	آمنہ اہلیہ عبد الغفار صاحب	۷۰	سلطانہ عزیز	۵۳
امۃ الرحیم	۶۹	سکینہ بیگم	۴۰	سلیمہ بیگم	۸۰
نسیمہ اختر	۳۳	مبارکہ بیگم	۵۵	امۃ الحفیظ صاحبہ	۷۵
حلقہ مسجد فضل		حمیدہ آصفہ	۶۳	رشیدہ شکیلہ	۶۴
صدیقہ اقبال حسین	۷۳	نعیمہ بیگم	۹۴	امۃ الرشید	۶۷
رزینہ بیگم	۲۴	دار الفضل		سعیدہ بیگم	۴۱
رشیدہ بیگم	۳۴	محمدی بیگم	۴۴	سکندر آباد دکن	
دار الانوار		اہلیہ مرزا قدرت اللہ صاحب	۳۳	فاطمہ فاضل الدین	۶۸
صالحہ درد	۵۹	سارہ بیگم	۳۴	بیگم چوہدری شریف احمد صاحب	۶۶
عابدہ بیگم	۸۰	منور سلطانہ	۶۱	ماجدہ الہ دین	۶۴
مومنہ صاحبہ	۵۲	حکمت اللہ صاحبہ	۸۴	مسز زینب حسن	۷۵
دار العلوم		سلیمہ بیگم	۵۸	عائشہ یوسف احمد الہ دین	۸۵
سلیمہ قدسیہ	۵۴	رضیہ سلطانہ	۵۵	چک سکندر	
امۃ الحفیظ صاحبہ	۴۳	محمد بی بی اہلیہ		فضیلت بیگم	۶۱
امۃ اللطیف صاحبہ	۶۹	سردار نذر حسین صاحب	۳۵	صفیہ بیگم	۶۶
امۃ الرحمن صاحبہ	۹۱	حفیظہ بیگم	۳۶	سماعیلہ	
ام رشید صاحبہ	۳۴	مبارکہ بقاپوری	۷۷	رابعہ بیگم	۸۱
دار الفتوح		رضیہ اختر کوثر	۵۷	زبیدہ	
سیدہ امۃ الہادی	۵۷	مبارکہ مسعودہ	۶۷	حفیظہ خانم	۴۱
امۃ المجید صاحبہ	۳۹	مریم صدیقہ	۶۵	بشیرہ اختر	۳۵
دار الرحمت		دار البرکات		حلقہ دہلی دروازہ لاہور	
امۃ الحفیظ صاحبہ	۸۵	صفیہ خانم	۴۱	حمیدہ بیگم	۳۸
سعیدہ بنت چوہدری		منصورہ بیگم	۷۱	نصیرہ بیگم	۵۷
عبد الرحیم صاحب	۶۳			سلمیٰ صاحبہ	۶۶

جمیلہ صاحبہ ۴۰

اجنالہ ضلع امرتسر

حسن آرا آبٹ ۸۷

ہوشیارپور

رشیدہ بیگم ۷۹
امۃ الحفیظ ۷۷

فیروزپور

صفیہ بیگم ۳۹
سعیدہ صادقہ ۸۰
آمنہ بیگم اہلیہ محمد منور صاحب ۴۳
سعیدہ بیگم ۵۰
امۃ اللطیف طاہرہ ۴۷

ٹوبہ ٹیک سنگھ

امۃ الحمید بیگم ۶۰
امۃ اللطیف طاہرہ ۵۷

گوجرہ ضلع لائلپور

امۃ الرشید سلطانہ ۹۳
امۃ الحق صاحبہ ۹۶

جالندھر شہر

[illegible] بیگم ۷۵

ملتان شہر

حمیدہ بیگم ۸۱
حاذقہ جانگیسو ارال لاہور
زینب بیگم حسن ۸۳
صفیہ ملک خدا بخش ۴۹
صالحہ نسرین ۸۹
فرخ سلطانہ ۴۶

سراج بیگم ۵۵
سرور سلطانہ ۶۳

قصور

سعیدہ بیگم ۶۸
امۃ الحفیظ بیگم ۶۶

نئی دہلی

صالحہ بیگم حنیفہ ۵۵
بشریٰ بیگم خالدہ ۴۷
امۃ الحفیظ صاحبہ ۸۸

شیخ پور ضلع گجرات

کنیز فاطمہ ۳۳
کنیز فاطمہ بنت محمد خان ۶۴
سلیمہ بیگم ۵۰
امۃ الحفیظ صاحبہ ۷۴
صغیرہ بیگم ۴۹

کھاریاں

ناصرہ بیگم ۳۳

چک ۱۱۷ ج

رشیدہ بیگم ۴۳
اقبال بیگم ۵۵
غلام فاطمہ ۶۹

لکھنؤ

فاطمہ خیر دین لکھنوی ۷۴

کراچی

امۃ النصیر صاحبہ ۶۲
فضیلت بیگم ۹۱
صفیہ اللہ داد صاحب ۸۷
فضیلت بانو بنت مرزا عنایت اللہ صاحب ۸۱

امۃ الکریم بلقیس ۷۴

حیدرآباد سندھ

سعیدہ بیگم ۶۴
ممتاز بیگم ۴۵
امۃ المجید خانم ۸۵
سیدہ خاتون ۷۷
فضل عزیز ۴۹

حیدرآباد دکن

امۃ الحفیظ بیگم ۴۳
امۃ السلام صاحبہ ۷۴
امۃ الحی صاحبہ ۶۶
اشرف النساء ۳۵
محمدی بیگم ۳۶

صوبہ بہار

سیدہ شمس النساء ۵۳
ام حسان ۵۸
حمیرا بنت ظریف ۴۶
ناصرہ بنت ظریف ۳۶
سلیمہ بیگم ۴۴
عزیزہ خانم ۶۱
جمیلہ خانم ۹۴

رائے پور

غلام فاطمہ ۴۴
رفاقت بیگم ۴۱

بھاگا بھٹیاں

عائشہ بیگم ۴۸

بمبئی

زینب بیگم اہلیہ سید عبدالمومن صاحب ۴۰

زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید قرآن اور حدیث میں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ مَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (سورہ روم رکوع ۴) یعنی جو زکوٰۃ بھی تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا رہے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

(ناظر بیت المال)

شعبہ مال —— اور —— مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو گذشتہ ماہ میں شعبہ مال کی طرف سے بجٹ فارم بھجوا کر تاکید کی گئی تھی۔ کہ جلد از جلد بجٹ تشخیص کر کے فارم مرکز میں ارسال کریں ابھی تک بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے

جن مجالس نے ابھی تک بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں بھجوائے۔ وہ جلد از جلد فارم بھجوائیں۔ چندہ اور عطایا کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور وصول شدہ رقوم اپنے پاس رکھنے کی بجائے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۳۴۲ منکہ میراں بخش ولد نور الدین قوم ہنڈت شیخ پیشہ دوکاندار عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء برس کی۔ لالہ موسیٰ محلہ رحیم پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف ایک دوکان ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے میرے دو مکان تھے۔ جو پہلے اپنے دونوں لڑکوں کو تقسیم کر دیئے ہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد ماہوار بیس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ شیخ میراں بخش موصی۔ گواہ شد سید اعجاز احمد انسپکٹر تعلیم و تربیت گواہ شد مخدوم

۹۳۵۷ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ حکیم یوسف علی صاحب قوم قریشی عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات قادیان حال فلمینگ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ دو صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے فوت ہونے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ فاطمہ بیگم بقلم خود گواہ شد نور علی گواہ شد حکیم یوسف علی خاوند موصیہ

مسٹر ہوور کی نصیحت

"ان فوری آنے والے ہفتوں کی نازک صورتِ حالات میں ہندوستان کے کم غذا والے علاقوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے زیادہ مقدار میں اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں نہ صرف آسٹریلیا اور سیام سے ہی بلکہ ہندوستان کے فاضل غذائی علاقوں سے بھی اناج حاصل کریں خواہ یہ قرض انہیں بعد میں واپس ہی کیوں نہ کرنا پڑے...."

بیان مسٹر ہوور سابق پریذیڈنٹ امریکہ بمقام بنگلور
مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہو گی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تا کہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ نہ خریدیئے چور بازاروں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ سے اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یہ یاد رکھئے کہ یہ قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اِس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

غذائی بحران کو شکست دے دیجئے
مِلکر کوشش کیجئے — مِلکر حصّہ لیجئے

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر من جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

شملہ ۲۰ مئی۔ گورنر پنجاب نے کل وائسرائے ہند کا ایک خاص پیغام مسٹر جناح کے حوالہ کیا۔ اس پیغام میں عارضی حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں تفاصیل کا ذکر ہے۔

دہلی ۲۰ مئی۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳ جون کو اور مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۵ جون کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ غالباً اسی موقعہ پر وزارتی سکیم کے متعلق لیگ کے طرز عمل کا قطعی فیصلہ کیا جائے گا۔

لاہور ۲۰ مئی۔ پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسلم لیگ سے کمیونسٹوں کے اخراج کی قرارداد پیش ہوئی۔ راجہ غضنفر علی خاں نے اس کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور کمیونزم دو متضاد چیزیں ہیں۔ کمیونسٹ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں جو منافقوں کا بھیس بدل کر ہمیں تباہ کر رہے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ کسی تادیبی کارروائی کرنے سے پہلے ہی خود بخود لیگ سے علیحدہ ہو جائیں۔ میاں افتخار الدین نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔

طہران ۲۰ مئی۔ ایران کی مسلح فوجوں نے آذربائیجان پر حملہ کر دیا ہے اور تبریز میں فوجی حکومت قائم کر دی ہے۔

لاہور ۲۰ مئی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی جنرل سٹرائک کمیٹی نے ریلوے مینز فیڈریشن کے اس فیصلہ کی تصدیق کر دی ہے کہ اگر ۲۷ مئی تک ریلوے ملازمین کے مطالبات منظور نہ ہوئے تو ۲۷ جون سے عام ہڑتال کر دی جائے گی۔

لاہور ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع کانگڑہ میں ہیضہ پھیلنے کا خطرہ ہے۔ ڈپٹی کمشنر کانگڑہ کو اس کی روک تھام کے لئے خاص اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ آج شام یہاں پر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں دو مسلمان مارے گئے اور آٹھ مجروح ہوئے۔ مجروحین میں سے بھی دو کی حالت نازک ہے۔ جھگڑا ابتدا میں لڑکوں کی دو پارٹیوں کے درمیان شروع ہوا جس نے بعد میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں آزادانہ جنگ کی صورت اختیار کر لی۔

کوئٹہ ۲۰ مئی۔ مچھ کے سنٹرل جیل میں فساد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ہو گیا۔ جس میں ۲۸ قیدی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ قیدیوں نے راشن میں اضافہ کرنے کے مطالبہ کے سلسلے میں مظاہرہ کیا تھا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔

سکندریہ ۲۰ مئی۔ کل ایک برطانوی لاری کو حادثہ پیش آنے کی وجہ سے تین مصری مجروح ہو گئے۔ اس حادثہ نے بعد میں شدید بلوے کی صورت اختیار کر لی جس میں ۵۳ انگریز شدید طور پر مجروح ہوئے۔ انگریزی فوج کا داخلہ سکندریہ میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

بردوان ۲۰ مئی۔ ایک قریبی قصبہ میں ہندوؤں کے ایک میلے کے موقعہ پر ہولناک فساد ہو گیا۔ جس سے چار اشخاص مارے گئے اور متعدد مجروح ہوئے۔ کئی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ اور مکان نذر آتش کر دیئے گئے۔

امرتسر ۲۱ مئی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں وزارتی سکیم کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس سکیم میں عملاً سکھوں پر مسلم راج مسلط کر دیا گیا ہے جسے سکھ کسی صورت میں کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ انگریزوں کو چاہیئے کہ وہ ہندوستان سے چلے جائیں بعد میں سکھ خود ہی مسلمانوں سے نپٹ لیں گے۔

دہلی ۲۱ مئی۔ آج دو بجے کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس گاندھی جی کی رہائش گاہ میں منعقد ہوا۔ لیکن جلد ہی کل پر ملتوی ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے وزارتی مشن سے دو باتوں کی وضاحت طلب کی ہے۔ اول یہ کہ آئین بنانے والی اسمبلی پورے طور پر مختار ہوگی یا نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ آیا کوئی صوبہ شروع ہی میں اس گروپ سے علیحدہ ہونے کا حق رکھتا ہے یا نہیں جس میں اسے رکھا گیا ہے۔ مشن کی طرف سے جواب آنے پر کل اس پر غور کیا جائے گا۔

شیلانگ ۲۱ مئی۔ آسام کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں اس امر کی شدید مخالفت کی کہ آسام کو اس کی مرضی کے خلاف بنگال کے گروپ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ گذشتہ انتخابات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آسام کی ساٹھ فیصدی آبادی پاکستان کے خلاف ہے پھر اسے کیوں پاکستان میں شامل کیا جا رہا ہے۔

سرینگر ۲۱ مئی۔ حکومت کشمیر نے نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس گرفتاری کی اطلاع بذریعہ تار پنڈت جواہر لال نہرو کو کر دی گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ واشنگٹن میں مقیم ایرانی سفیر نے اتحادی اقوام کی کونسل میں مراسلہ کے ذریعے یہ شکایت کی ہے کہ روس ابھی تک ایران کے اندرونی معاملات میں دخل دے رہا ہے۔

کلکتہ ۲۱ مئی۔ بنگال ہندو مہاسبھا کے صدر نے ایک بیان میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ وزارتی مشن نے ہندوستان کی وحدت کو برقرار رکھا ہے۔ لیکن آپ نے کہا افسوس کہ مسلم لیگ کو خوش کرنے کی خاطر اس وحدت کو بہت کمزور کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۰ مئی۔ سونا ۱۰۸ روپے۔ چاندی ۱۸۷ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے

امرتسر ۲۰ مئی۔ سونا ۱۰۷ روپے۔ چاندی ۱۸۷ روپے۔ پونڈ ۶۷ روپے۔

پیرس ۲۰ مئی۔ فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں وشی گورنمنٹ قائم کرنے کے حق میں خفیہ تحریک زوروں پر ہے۔ گورنمنٹ اس تحریک کو سختی سے روک رہی ہے چنانچہ گورنمنٹ کے حامیوں میں سے ہر روز ایک سو اشخاص کو گولی کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

رنگون ۲۰ مئی۔ پیپلز والنٹیئر آرگنائزیشن کے ممبروں کی گرفتاری کے خلاف بطور احتجاج ایک مظاہرہ کیا گیا جس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ دو اشخاص ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۰ مئی۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج سے فارغ ہونے والے پچاس ہزار سپاہیوں کو زرعی اوزار پچیس فیصدی رعایت سے مہیا کئے جائیں۔ اس پر حکومت کا ہر سال ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔

پیرس ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور روس میں ایک خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے ماتحت روس۔ رومانیہ اور بلغاریہ میں۔ اور برطانیہ اٹلی میں تجارتی مراعات حاصل کر سکے گا۔

ٹوکیو ۲۰ مئی۔ جنرل میکارتھر نے ایک اعلان میں جاپانیوں کو متنبہ کیا ہے کہ جاپان میں منظم اور باقاعدہ لیڈرشپ کے ماتحت دہشت انگیزی اور تشدد کے رجحانات زور پکڑ رہے ہیں۔ جس سے جاپان پر قبضہ رکھنے والی اتھارٹی کو بھی خطرہ درپیش ہے۔ اگر جاپانیوں نے ضبط سے کام نہ لیا اور قیام امن کے سلسلے میں امریکنوں سے تعاون نہ کیا۔ تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

لاہور ۲۰ مئی۔ آج سٹی کارپوریشن مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں خان بہادر میاں امیر الدین کو لیڈر۔ اور مسٹر فرخ حسین بار ایٹ لاء کو ڈپٹی لیڈر منتخب کیا گیا۔ ایک قرارداد میں مسلمانوں کی نشستیں کم کئے جانے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ مسٹر ہوور نے ایک بیان میں بتایا کہ برطانیہ نے عالمگیر قحط کو روکنے کے لئے دو لاکھ ٹن گندم مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ گندم یورپ کو بھیجی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ ماسکو ریڈیو نے برطانیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے اپنے مقبوضہ جرمنی میں ابھی تک ایک لاکھ بیس ہزار جرمن فوج کو غیر مسلح نہیں کیا۔ یہ فوج مستقبل قریب میں پھر دنیا کے لئے ایک خطرہ بن جائے گی۔ کیونکہ پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کی باقاعدہ فوج ایک لاکھ مقرر کی گئی تھی۔ اور یہی فوج بالآخر ہٹلر کی عظیم عسکری قوت میں تبدیل ہو گئی۔

یروشلم ۲۰ مئی۔ آج فلسطین کے برطانوی ہائی کمشنر نے عرب ہائی کمیٹی کے تین ممبروں سے ملاقات کی۔ اور انہیں برطانوی حکومت کا ایک بند مراسلہ دیا۔ عرب لیڈروں نے بتایا کہ جب تک اس ضمن میں سرکاری اعلان نہ ہو جائے ہمیں اس مراسلے کے متعلق انکشاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

چترپور ۲۰ مئی۔ چترپور کے ساحل پر ایک ماہی گیر کے جال میں ایک گول سا ڈبہ پھنس گیا۔ اس نے سمجھا کہ اسے کوئی قیمتی چیز مل گئی۔ لہٰذا اس نے اس ڈبہ کو گھر میں چھپا کر رکھ دیا۔ کچھ دن کے بعد جب اس نے اس ڈبہ کو کھولنے کی کوشش کی تو وہ ڈبہ پھٹ گیا اور ماہی گیر زخمی ہو گیا۔ ڈبہ میں ایک بم بند تھا۔